ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:19 جنوری 1954

وریم سنگھ ودیگر

بنام

امرناتھ ودیگر۔

[مہرچند مہاجن چیف جسٹس، بی کے مکھرجی، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

آئین ہند آرٹیکل 227 اور 241-عدالت عالیہ-آیا عدالتی نگرانی کا اختیار دیا گیا ہو-کرایہ کنٹرولر اور ضلعی جج-آیا ٹریبونلز آرٹیکل 227 کے معنی میں ہیں-مشرقی پنجاب اربن رینٹ ریسٹریکشن ایکٹ (III، سال 1949) جیسا کہ ہماچل پردیش تک بڑھایا گیا، دفعہ 13(2)(i)، توضیعات - بیدخلی کی درخواست کی پہلی سماعت پر کرایہ کے بقایاجات کی عدم ادائیگی-اس کا قانونی اثر۔

ہماچل پردیش کے عدالتی کمشنر عدالت ہماچل پردیش کے پورے علاقوں کے سلسلے میں دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے۔

مشرقی پنجاب کرایہ پابندی ایکٹ 1949 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرنے والے کرایہ کنٹرول اور ضلعی جج، اگر آئین کے آرٹیکل 227 کے معنی میں عدالتیں نہیں ہیں تو یقینی طور پر ٹریبونل ہیں اور وہ ہماچل پردیش کے علاقوں میں کام کرتے ہیں۔لہذا آرٹیکل 247(1) جسے آرٹیکل 241 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، عدالتی کمشنر عدالت کو ایسے ٹریبونلز پر نگرانی کا اختیار فراہم کرتا ہے۔

آرٹیکل 227(1) میں الفاظ "جس کے سلسلے میں" لفظ "علاقوں" کے اہل ہیں نہ کہ الفاظ "عدالتوں اور ٹریبونلز" کے۔

اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ہے کہ آرٹیکل 227 کی شق (2) صرف ماتحت عدالتوں اور ٹریبونلز پر عدالت عالیہ کو انتظامی نگرانی فراہم کرتی ہے کیونکہ آرٹیکل کی شق (2) کا اظہار شق (1) کی توضیعات کی عامیت پر تعصب کے بغیر کیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

آرٹیکل 227 کے ذریعے تفویض کردہ نگرانی کے اختیار کا استعمال انتہائی احتیاط سے اور صرف مناسب معاملات میں کیا جانا چاہیے تاکہ ماتحت عدالتوں کو ان کے اختیار کی حدود میں رکھا جا سکے نہ کہ محض غلطیوں کو درست کرنے کے لیے۔

کرایہ داروں کی طرف سے کرایہ نامہ کے ذریعہ فراہم کردہ کرایہ کی ادائیگی میں تسلیم شدہ ناکامی کے پیش نظر یا دفعہ 13(2)(1) کی شق کے تحت عدالت کی پہلی سماعت میں نچلی عدالتوں نے ان کرایہ داروں کے خلاف بید خلی کا حکم دینے سے انکار کرتے ہوئے من مانی کارروائی کی تھی جنہوں نے قانون کے تحت جو کرنا ان پر واجب تھا وہ نہیں کیا تھا اور اس طرح قانون کے ذریعہ ان کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا تھا اور یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں عدالتی کمشنر عدالت سے مداخلت کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اس نے ایسا کرنے میں بالکل مناسب طریقے سے کام کیا تھا۔

موتی لال بنام ریاست بذریعہ شریمتی ساگراوتی (آئی۔ ایل۔ آر۔ 1952۔ 1 تمام 558۔ صفحہ 567 پر) اور ڈالمیا جین ایئر ویز لمیٹڈ بنام سوکمار مکھرجی (اے آئی آر 1951 کلکتہ 193) بذریعے حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 64، سال 1953۔

دیوانی ترمیم نمبر 52، سال 1951 میں شملہ میں ہماچل پردیش کے جوڈیشل کمشنر کی عدالت 29 نومبر 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے گوپال سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے ایس سی آئزک (امرناتھ چونا، ان کے ساتھ)۔

19.1954 جنوری۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس داس نے سنایا۔

یہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت مدعا علیہان کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی میں ہماچل پردیش کے جوڈیشل کمشنر کی طرف سے 20 نومبر 1951 کو دیے گئے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

موجودہ اپیل کی طرف لے جانے والے حقائق کے بارے میں کوئی ٹھوس تنازعہ نہیں ہے۔اپیل گزار ہماچل پردیش کے مہاسو ضلع کے سولن بازار میں واقع ایک مخصوص دکان کے احاطے کے کرایہ دار تھے۔11 اکتوبر 1947 کو، انہوں نے ایک کرایہ دستاویز پر عمل درآمد کیا تھا جس کے ذریعے انہوں نے یکم بیساک کو 175 روپے سالانہ کرایہ ادا کرنے پر اتفاق کیا تھا جو کہ 50 روپے کے طور پر قابل ادائیگی تھا اور اکتوبر کے مہینے میں 125 روپے کے بقایا کے طور پر، جس کی عدم ادائیگی میں جواب دہندگان، زمیندار کے طور پر، ایک ہی رقم میں مذکورہ کرایہ کی پوری وصولی کے حقدار ہوں گے۔کرایہ نامہ سے پیدا ہونے والی کرایہ داری پہلی بار میں صرف ایک سال کے لیے تھی لیکن اس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ اگر کرایہ دار قبضے میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے مزید کرایہ نامہ پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔اپیل گزاروں نے کبھی بھی مزید کرایہ نامہ پر عمل نہیں کیا بلکہ اسے برقرار رکھا اور تباہ شدہ احاطے پر قبضہ جاری رکھا۔

اپیل کنندگان 1948 اور 1949 کے سالوں کے واجب الادا کرایوں کی ادائیگیوں کے ساتھ بقایاجات میں پڑ گئے اور جواب دہندگان نے مشرقی پنجاب شہری کرایہ پابندی ایکٹ، 1949 کی دفعہ 13 (2) (i) کے تحت اپیل کنندگان کو بے دخل کرنے کے لیے رینٹ کنٹرولر کو درخواستیں دیں، جیسا کہ ہماچل پردیش تک بڑھایا گیا تھا۔تاہم، اپیل گزاروں نے کرایہ کے بقایاجات عدالت میں ادا کر دیے اور شق 13(2)(i) پر شرط کے فائدے کا دعوی کیا۔دعوے کی اجازت دی گئی اور مذکورہ درخواستیں اسی کے مطابق 18 دسمبر 1950 کو مسترد کر دی گئیں۔

اپیل کنندگان دوبارہ 1950 کے سال کے واجب الادا کرایہ کی ادائیگی کے ساتھ بقایاجات میں پڑ گئے۔26 دسمبر، 1950 کو، جواب دہندگان نے اپیل گزاروں کو ایک نوٹس پیش کیا جس میں مؤخر الذکر سے کہا گیا کہ وہ مذکورہ بالا پورا کرایہ فوری طور پر ادا کرے لیکن اپیل گزار ایسا کرنے میں ناکام رہے۔اس کے بعد جواب دہندگان نے 2 جنوری 1951 کو کرایہ کی عدم ادائیگی کی بنیاد پر اپیل گزاروں کو بے دخل کرنے کے لیے دفعہ 13(2)(i) کے تحت درخواست دائر کی۔

اس کے بعد، 10 جنوری 1951 کو، اپیل گزاروں نے رینٹ کنٹرولر کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت منصفانہ کرایہ طے کرنے کے لیے درخواست دی۔

25 جنوری 1951 کو، اپیل گزاروں نے دفعہ 13(2)(i) کے تحت کرایہ کی عدم ادائیگی اور نوٹس کی وصولی کو تسلیم کرتے ہوئے کارروائی میں اپنے تحریری بیانات دائر کیے لیکن استدعا کی کہ (i)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدعاعلیہ کی درخواست کو مدعاعلیہان کی طرف سے بیدخلی کے لیے کی گئی پچھلی درخواستوں کے مسترد ہونے کی وجہ سے روک دیا گیا تھا اور (ii) کہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت منصفانہ کرایہ طے کرنے کے لیے ان کی درخواست زیر التوا ہونے کے پیش نظر موجودہ درخواست پر غور نہیں کیا جاسکا۔

20 فروری 1951 کو رینٹ کنٹرولر نے درج ذیل امور وضع کیے:-

(1) کیا 18 دسمبر 1950 کے ضلعی جج کے فیصلے کے پیش نظر زیر بحث درخواست قابل غور نہیں تھی؟ بذمہ مدعاعلیہان۔

(2) اگر مسئلہ نمبر 1 ثابت نہیں ہوتا ہے، تو کیا مخالف فریق (کرایہ دار) نے کرایہ ادا نہیں کیا تھا اور اس طرح وہ نکالے جانے کے ذمہ دار تھے؟ بذمہ مدعیوں۔

(3) کیا مخالف فریق نے پہلے ہی کرایہ کے تعین کے لیے مذکورہ عدالت میں درخواست دائر کر دی ہے اور اس لیے کیا وہ درخواست پر فیصلہ آنے تک بیدخل کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں اور مذکورہ درخواست پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے؟ بذمہ مدعاعلیہان۔

29 مئی 1951 کے اپنے فیصلے کے ذریعے، رینٹ کنٹرولر نے فیصلہ دیا کہ 1948 اور 1949 کے سالوں کے کرایے کی عدم ادائیگی سے متعلق پچھلی درخواستوں کے طور پر موجودہ درخواست جو 1950 کے لیے کرایے کی عدم ادائیگی پر مبنی تھی، مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت ممنوع نہیں تھی لیکن اگرچہ کرایہ بقایا ہونے کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا تھا، رینٹ کنٹرولر نے اپیل گزاروں کو حکم دینے کے لیے مناسب نہیں سمجھا کہ وہ مدعاعلیہان کو تباہ شدہ احاطے کے قبضے میں رکھیں۔ اس کی طرف سے دی گئی وجوہات درج ذیل تھیں:-

> "کرایہ کی عدم ادائیگی کے حوالے سے جب کرایہ دار کی درخواست صرف یہ ہے کہ وہ کرایہ کنٹرولر کے ذریعے مناسب کرایہ طے کرنے کا انتظار کر رہا ہے تو وہاں سے بیدخل کرنے کے لیے کافی بنیاد نہیں ہے۔ کرایہ کی وصولی کے لیے ایک دیوانی مقدمہ اس کرایہ کو حاصل کرنے کا ایک زیادہ مناسب طریقہ ہوتا۔ اس لیے میں مقدمہ خارج کرتا ہوں۔ فریقین کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے چاہئیں۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہان نے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت مہاسو کے ضلعی جج کے پاس اپیل کو ترجیح دی۔ فاضل ضلعی جج نے اپیل کو یہ مشاہدہ کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ۔

> "زمیندار کی جانب سے یہ استدعا کی گئی کہ پنجاب اربن رینٹ ریسٹریکشن ایکٹ کی دفعہ 13(2) کے تحت، جیسا کہ ہماچل پردیش پر لاگو ہوتا ہے، کنٹرولر کے پاس اگر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کرایہ ادا نہیں کیا گیا ہے، تو کرایہ دار کو مکان مالک کو قبضے میں رکھنے کی ہدایت دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ بلاشبہ، یہ صحیح قانونی حیثیت ہے، لیکن موجودہ معاملے میں کرایہ کی عدم ادائیگی کرایہ دار کی طرف سے منصفانہ کرایہ طے کرنے کے لیے درخواست دائر کرنے سے پیدا ہونے والی قانونی حیثیت کی غلط فہمی کی وجہ سے تھی۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو الگ کیا جا سکتا ہے اور یہ پنجاب اربن رینٹ ریسٹریکشن ایکٹ کی دفعہ 13(2) کے تحت نہیں آتا ہے۔"

مدعاعلیہان نے ضلع جج کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت ہماچل پردیش کے جوڈیشل کمشنر سے رجوع کیا۔ علمی عدالتی کمشنر نے مؤقف اختیار کیا کہ کرایہ نامہ کے ذریعہ فراہم قابل کرایہ کی ادائیگی میں تسلیم شدہ ناکامی کے پیش نظر یا دفعہ 13 (2) (i) کی شق کے تحت عدالت کی پہلی سماعت میں درج ذیل عدالتوں نے ان کرایہ داروں کے خلاف بیدخلی کا حکم دینے سے انکار کرتے ہوئے من مانی کارروائی کی تھی جنہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو قانون کے تحت کرنا ان پر واجب تھا اور ایسی صورتحال میں عدالتی کمشنر عدالت کی طرف سے مداخلت کا مطالبہ کیا گیا تھا تاکہ ماتحت عدالتوں کو ان کے اختیار کی حدود میں رکھا جا سکے۔ اس کے مطابق انہوں نے درج ذیل عدالتوں کے احکامات کو کالعدم قرار دیا اور بیدخلی کی درخواست کی منظوری دی لیکن اپیل گزاروں کو احاطہ خالی کرنے کے لیے تین ماہ کا وقت دیا۔ اپیل کنندگان اب اس عدالت سے حاصل کردہ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر اس عدالت کے سامنے آئے ہیں۔

اس اپیل کی حمایت میں پیش ہونے والے فاضل وکیل اس بات پر زور دیتے ہیں کہ فاضل جوڈیشل کمشنر نے مکمل طور پر دائرہ اختیار کے بغیر کام کیا کیونکہ (1) کرایہ کنٹرولر یا ضلع جج ایکٹ کے تحت اختیارات کا استعمال کرنا عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے قابل نہیں تھا اور اس لیے آرٹیکل 227 جوڈیشل کمشنر عدالت کو کرایہ کنٹرولر یا ضلع جج پر کوئی اختیار فراہم نہیں کرتا، اور (2) آرٹیکل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

221 کے ساتھ پڑھنے والا آرٹیکل 227 جوڈیشل کمشنر عدالت کو عدالتی نگرانی کا کوئی اختیار فراہم نہیں کرتا ہے۔

Re. 1 . ہماچل پردیش کے جوڈیشل کمشنر عدالت ہماچل پردیش کے پورے علاقوں کے سلسلے میں دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے۔ کرایہ کنٹرولر اور ضلع جج جو ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہیں وہ یقینی طور پر ٹریبونل ہیں، اگر عدالتیں نہیں ہیں، اور وہ ہماچل پردیش کے علاقوں میں کام کرتے ہیں۔ لہذا، آرٹیکل 247(1) جسے آرٹیکل 241 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، عدالتی کمشنر عدالت کو ایسے ٹریبونلز پر نگرانی کا اختیار فراہم کرتا ہے۔ الفاظ "جس کے سلسلے میں" واضح طور پر لفظ "علاقوں" کے اہل ہیں نہ کہ الفاظ "عدالتیں اور ٹریبونلز"۔

Re. 2 . آرٹیکل 227 کا مادی حصہ حکومت بھارت ایکٹ 1915 کی دفعہ 107 کی توضیعات کو کافی حد تک دوبارہ پیش کرتا ہے، سوائے اس کے کہ آرٹیکل کے ذریعے نگرانی کا اختیار ٹریبونلز تک بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ کہ کرایہ کنٹرولر اور ضلع جج جو ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہیں ٹریبونل ہیں، اس کی تردید نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی کی گئی ہے۔ اٹھایا گیا واحد سوال آرٹیکل کے ذریعہ تفویض کردہ نگرانی کے اختیار کی نوعیت کے بارے میں ہے۔ اس دلیل کی حمایت میں آرٹیکل کی شق (2) کا حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ آرٹیکل صرف ماتحت عدالتوں اور ٹریبونلز پر عدالت عالیہ کی انتظامی نگرانی فراہم کرتا ہے۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ شق (2) کا اظہار شق (1) کی توضیعات کی عامیت پر تعصب کے بغیر کیا گیا ہے۔ مزید بر آں، بھارت میں عدالتی رائے کی اہمیت یہ تھی کہ دفعہ 107 جو کہ عدالت عالیان ایکٹ 1861 کی دفعہ 15 کے لحاظ سے ملتی جلتی تھی، نے عدالت عالیہ کو عدالتی نگرانی کا اختیار دیا اور اس کے علاوہ عدالت عالیہ کو نظر ثانی کے دائرہ اختیار فراہم کرنے والے دیگر قوانین کی توضیعات سے آزادانہ طور پر۔ اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1915 کی دفعہ 107 کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 میں دفعہ 224 کے طور پر دوبارہ پیش کیا گیا تھا۔ تاہم، 1935 کے ایکٹ کی دفعہ 224 نے ذیلی دفعہ (2) متعارف کرائی، جو کہ نئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ اس دفعہ کی کسی بھی چیز کو عدالت عالیہ کو کسی کمتر عدالت کے کسی بھی فیصلے پر سوال اٹھانے کا کوئی دائرہ اختیار دینے کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے جو بصورت دیگر اپیل یا نظر ثانی کے تابع نہیں تھا۔ خیال غالباً اوپر مذکور مختلف عدالتوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فیصلوں کے اثر کو کالعدم کرنا تھا۔1935 کے ایکٹ کے دفعہ 224 کو آئین کے آرٹیکل 227 میں کچھ ترامیم کے ساتھ دوبارہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1935 کے ایکٹ کی دفعہ 224 کی ذیلی دفعہ (2) کو آرٹیکل 227 سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس اہم غلطی کو بھارت کی تمام عدالت عالیان نے سمجھا ہے جن کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ عدالت عالیہ کو عدالت عالیان ایکٹ 1861 کی دفعہ 15 اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1915 کی دفعہ 107 کے تحت عدالتی نگرانی کے اختیار کو بحال کیا گیا ہے۔ دیکھیں مقدمات جن کا حوالہ دیا گیا ہے، موتی لال بنام ریاست بذریعہ شریمتی ساگراوتی ([1])۔ ہماری توجہ کسی ایسے معاملے کی طرف نہیں مبذول کرائی گئی جس نے مختلف نظریہ اختیار کیا ہو اور جیسا کہ اس وقت مشورہ دیا گیا ہے، ہمیں مختلف نظریہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

آرٹیکل 227 کے ذریعے تفویض کردہ نگرانی کا یہ اختیار، جیسا کہ ہیرس چیف جسٹس نے ڈالمیا جین ایئرویز لمیٹڈ بنام سوکمار مکھرجی ([2]) میں نشاندہی کی ہے، ماتحت عدالتوں کو ان کے اختیار کی حدود میں رکھنے کے لیے انتہائی کم اور صرف مناسب معاملات میں استعمال کیا جائے گا نہ کہ محض غلطیوں کو درست کرنے کے لیے۔ جیسا کہ ہمارے سامنے مقدمے میں جوڈیشل کمشنر نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے کہ نچلی عدالتوں نے بیدخلی کا حکم دینے سے انکار کرتے ہوئے من مانی طور پر کام کیا۔ نچلی عدالتوں نے قانونی حیثیت کو محسوس کیا لیکن درحقیقت وہ کرنے سے انکار کر دیا جو دفعہ 13 (2) (i) کے تحت ان پر واجب تھا اور اس طرح قانون کے ذریعے ان کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں عدالتی کمشنر عدالت کی طرف سے مداخلت کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اس نے ایسا کرنے میں کافی مناسب طریقے سے کام کیا۔ ہماری رائے میں ایسی کوئی بنیاد نہیں ہے جس پر آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کی اپیل میں ہمیں مداخلت کرنی چاہیے۔ لہذا، اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد ہونا چاہیے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: ایم ایم سنہا۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: کے ایل مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document